1 (1159)

محترم جناب مفتی ______________________ صاحب

السلام علیکم! کیا فرماتیں ھیں۔ (محدثین کرام)

مورخه: ۱۰ اکتوبر

سوال

مفتی صاحب۔ زید کے قبضے میں تین لاکھ روپیہ ہیں جن پر سال گزرنے کو اب تک آٹھ مہینہ باقی ہے کہ زید نے اپنی ضروریات کیلئے زمین فروخت کر دی جس کی قیمت پانچ لاکھ روپے تھی، لیکن وہ پانچ مہینے کے بعد وصول کی جائے گی۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ اس تین لاکھ موجودہ پر جب مہینے گزر جائے تو کیا ان پانچ لاکھ میں بھی زکوٰۃ دے گا یا صرف ان تین لاکھ میں جو موجود ہیں۔ کسی سے سنا ہے کہ یہ مال مستفاد ہے اور ملکیت آئی ہے اور یہ قرض بھی ممکن الوصول ہے لہذا اسمیں زکوٰۃ واجب ہے، لیکن بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس پر اب تک قبضہ نہیں آیا ہے یہ مال مستفاد میں شمار نہیں ہوتے اسمیں زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے۔

مفتی صاحب۔ تحقیقی جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

دار الافتاء

مستفتی: حافظ دلاور (کوہاٹی) 0334-8251826

تعلیم- تخصص ...

ای میل - dilawerkhan.afridi@gmail.com

سکنہ: راز گیر بانڈہ ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوھاٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

زید کے قبضہ میں تین لاکھ روپے ہیں جن پر سال گزرنے کو اب تک ایک مہینہ باقی ہے کہ زید نے اپنی ضروریات کے لئے زمین فروخت کردی جس کی قیمت پانچ لاکھ روپے تھی، لیکن وہ پانچ مہینہ کے بعد وصول کی جائے گی۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ اس تین لاکھ موجودہ پر جب مہینہ گزر جائے تو کیا ان پانچ لاکھ کی بھی زکوٰۃ دے گا یا صرف ان تین لاکھ کی جو موجود ہیں؟ کسی سے سنا ہے کہ یہ مال مستفاد ہے اور ملکیت آئی ہے اور یہ قرض بھی ممکن الوصول ہے لہذا اس میں زکوٰۃ واجب ہے لیکن بعض علماء فرماتے ہیں کہ ان پر اب تک قبضہ نہیں آیا ہے یہ مال مستفاد میں شمار نہیں ہوتے اس میں زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے۔

مفتی صاحب تحقیقی جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

مستفتی: حافظ دلاور (کوہاٹی)

واٹس ایپ نمبر: 03348251826

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب باسم ملہم الصواب

واضح رہے کہ ہر عاقل، بالغ، آزاد اور مسلمان جس کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اتنی قیمت کا نقدی یا مال تجارت (جو مال آگے فروخت کرنے کی نیت سے خریدا ہو اور ابھی تک وہ نیت برقرار بھی ہو) یا کچھ چاندی، کچھ نقد رقم اور کچھ مال تجارت یا ان سب کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر موجود ہو یا ملکیت میں موجود سونا مذکورہ تینوں چیزوں (چاندی، نقد رقم اور مال تجارت) یا ان میں سے بعض کے ساتھ مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو (اگر قرض دار ہو تو اس کو منہا کرنے کے بعد) پہنچ جائے اور اس پر قمری سال مکمل گزر جائے تو ایسے شخص پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہے۔

نیز اگر کسی کے پاس بقدرِ نصاب مال موجود ہو اور دوران سال اسی جنس کا مزید مال حاصل ہو جائے تو اصل مال (پہلے سے موجود مال) پر سال گزرتے ہی سارے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر دوران سال اسی جنس کا مزید مال کسی دوسرے پر قرض ہو جائے تو اصل مال پر سال گزرتے ہی مکمل مال (موجود اور قرض پر دیئے ہوئے مال) کی زکوٰۃ تو لازم ہو جائے گی البتہ اس کی ادائیگی قرض کے وصول ہونے کے بعد ہی لازم ہوگی لہٰذا جتنا قرض وصول ہوگا اسی کے بقدر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہوگا، تاہم اگر کوئی قرض کے وصول ہونے سے پہلے ہی اس کی زکوٰۃ ادا کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں ایک ماہ گزرنے کے بعد مکمل آٹھ لاکھ کی زکوٰۃ تو لازم ہو جائے گی البتہ پانچ لاکھ قرض میں سے جتنی رقم جب وصول ہوگی اسی کے بقدر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی، تاہم اگر تین لاکھ کی زکوٰۃ کے ساتھ پانچ لاکھ (وصول ہونے سے پہلے ہی اس) کی زکوٰۃ ادا کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

کما فی الدر المختار مع رد المحتار (2/307،306،305) مط: سعید

(و) اعلم أن الديون عند الامام ثلاثة: قوي، ومتوسط، وضعيف، ف (- تجب) زكاتها إذا تم نصابا وحال الحول، لكن لا فورا بل (عند قبض أربعين درهما من الدين) القوي كقرض (وبدل مال تجارة) فكلما قبض أربعين درهما يلزمه درهم (و) عند قبض (مائتين منه لغيرها) أي من بدل مال لغير تجارة وهو المتوسط، كثمن سائمة وعبيد خدمة ونحوهما مما هو مشغول بحوائجه الاصلية كطعام وشراب وأملاك. ويعتبر ما مضى من الحول قبل القبض في الاصح، ومثله ما لو ورث دينا على رجل (و) عند قبض (مائتين مع حولان الحول بعده) أي بعد القبض (من) دين ضعيف وهو (بدل غير مال) كمهر ودية، وبدل كتابة وخلع إلا إذا كان عنده يضم إلى الدين الضعيف قال ابن عابدين رحمه الله۔ (قوله: إلا إذا كان عنده ما يضم إلى الدين الضعيف) استثناء من اشتراط حولان الحول بعد القبض. والأولى أن يقول ما يضم الدين الضعيف إليه. والحاصل أنه إذا قبض منه شيئا وعنده نصاب يضم المقبوض إلى النصاب ويزكيه بحوله، ولا يشترط له حول بعد القبض. ثم اعلم أن التقييد بالضعيف عزاه في البحر إلى الولوالجية والظاهر أنه اتفاقي، إذ لا فرق يظهر بينه وبين غيره كما يقتضيه إطلاق قولهم والمستفاد في أثناء الحول يضم إلى نصاب من جنسه، ويدل على ذلك أنه في البدائع قسم الدين إلى ثلاثة ثم ذكر أنه لا زكاة في المقبوض عند الإمام ما لم يكن أربعين درهما، ثم قال: وقال الكرخي: إن هذا إذا لم يكن له مال سوى الدين وإلا فما قبض منه فهو بمنزلة المستفاد فيضم إلى ما عنده. اهـ. وكذلك في المحيط۔۔۔ ولعل التقييد بالضعف ليدل على غيره بالأولى؛ لأن المقبوض منه يشترط فيه كونه نصابا مع حولان الحول بعد القبض، فإذا كان يضم إلى ما عنده ويسقط اشتراط الحول الجديد، فما لا يشترط فيه ذلك يضم بالأولى تأمل.

دار الإفتاء

وفی بدائع الصنائع(2/14،13)مط:دار الکتب العربیه

فأما المستفاد في خلال الحول فهل يشترط له حول على حدة أو يضم إلى الأصل فيزكى بحول الأصل؟ جملة الكلام في المستفاد أنه لا يخلو إما أن كان مستفادا في الحول وإما أن كان مستفادا بعد الحول، والمستفاد في الحول لا يخلو إما أن كان من جنس الأصل، وإما أن كان من خلاف جنسه. فإن كان من خلاف جنسه كالإبل مع البقر والبقر مع الغنم فإنه لا يضم إلى نصاب الأصل بل يستأنف له الحول بلا خلاف وإن كان من جنسه فأما إن كان متفرعا من الأصل أو حاصلا بسببه كالولد والربح، وأما لم يكن متفرعا من الأصل ولا حاصلا بسببه كالمشترى والموروث والموهوب والموصى به فإن كان متفرعا من الأصل أو حاصلا بسببه يضم إلى الأصل ويزكى بحول الأصل بالإجماع. وإن لم يكن متفرعا من الأصلولا حاصلا بسببه فإنه يضم إلى الأصل عندنا، وعند الشافعي -رحمه الله- لا يضم---ثم إنما يضم المستفاد عندنا إلى أصل المال إذا كان الأصل نصابا

وفی البحر الرائق(2/388)مط:دار الکتب العلمیة

(قوله: ويضم مستفاد من جنس نصاب إليه) . . . وأطلق في المستفاد فشمل المستفاد بميراث أو هبة أو شراء أو وصية. . . البيان وأطلق في المستفاد فشمل المستفاد بميراث أو هبة أو شراء أو وصية وسيأتي أن أحد النقدين يضم إلى الآخر.................. **واللہ سبحانہ اعلم بالصواب**

احقر **یونس یاسین** غفرلہ ولوالدیہ
دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی
1/ربیع الثانی/1443ھ
7/نومبر/2021ء

الجواب صحیح
بندہ **محمد یونس لغاری** عفا اللہ عنہ
مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی
2/ربیع الثانی/1443ھ

الجواب صحیح
محمد اللہ شافعی عفی عنہ
۴/۴/۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح
بندہ عبید اللہ سلیم عفا اللہ عنہ
۵/۴/۱۴۴۳ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۴۱/۱۸۷
مؤرخہ ۷/۴/۱۴۴۳ھ
13/11/2021

مفتی